اللہ کی قدرت و عظمت

خرّم مراد

منشورات

00093 / 8

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰـهُ عزَّوَجلَّ عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّامَنْ هَدَیْتُ فَسَلُوْنِیِ الْهُدٰی اَهْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّامَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقُکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّامَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اِنِّیْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَی الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْاعَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْا اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَجِنَّکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِیَّتُهٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَآئِلٍ مِّنْکُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَالَوْا اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَیْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّیْ جَوَادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَااَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ (جامع ترمذی)

باسمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بڑی قوت رکھنے والا ہوں اور سب میرے سہارے پر ہیں۔ میرے فقیر اور محتاج ہیں۔ روایات میں مختلف الفاظ ہیں۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ: "عطائی کلام و عذابی کلام" میرا دینا بس اتنا ہے کہ میں بس کہہ دوں اور وہ آدمی کو مل جاتا ہے اور میرا عذاب بھی اتنا ہے کہ میں بس کہہ دوں یعنی میرا کہنا کافی ہے "اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یٰسین ۸۲:۳٦)" وہ جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کا کام بس یہ ہے اسے حکم دے کہ: "ہوجا" اور وہ ہوجاتا ہے۔

دوسری روایت میں الفاظ ذرا مختلف ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تمھارے اعمال کو میں نے حفاظت کے ساتھ شمار کر کے رکھا ہوا ہے۔ اب جو آدمی بھلائی پائے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور جو آدمی اپنے اعمال کے نتیجے میں برائی، شر اور نقصان پائے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔ کسی اور کو ملامت نہ کرے۔ حدیث تو بڑی طویل ہے اور دل و دماغ میں بڑی ہلچل مچانے والی ہے۔ خدا اور بندے کے تعلّق کا پورا آئینہ اس حدیث کے اندر پیش کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان بھی اس میں بیان کی گئی ہے۔ اس کی عظمت اور شان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ آدمی کے پاس جو کچھ بھی ہے اسی کا دیا ہوا ہے۔

ہماری زندگی کی ضروریات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تو مادی ضرورت ہے۔ ایک حدیث میں پانی تک کا ذکر ہے کہ تم سب پیاسے ہو سوائے اس کے کہ جس کو میں پانی پلواؤں۔ تو سارے کے سارے خزانے اس کی مٹھی میں ہیں۔ وہ ہماری ساری مادی ضروریات کو

پورا کرتا ہے۔ دوسری ہماری معنوی ضروریات ہیں۔کون سا کام کریں' کس طرح اپنے آپ کو رکھیں۔ زندگی کیسے بسر کریں کہ جس سے کامیابی اور فلاح ہمارے حصّے میں آئے۔ یہ بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔تیسری بات یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کے ضرر اور نقصان سے بچ جائیں۔ اچھے اعمال کا انجام اچھا ہوتا ہے لیکن برے اعمال کا انجام برا ہوتا ہے۔تو برے اعمال سے بچانا بھی اس کے دست قدرت میں ہے۔ حدیث قدسی کے الفاظ ہیں: ''تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمھیں معاف کرتا رہتا ہوں۔''

انسان کی یہ تین قسم کی ضروریات سب کی سب اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔ان تین چیزوں کی انسان کو ضرورت پڑتی ہے۔انسان اسباب کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سبب ہوگا تو کوئی چیز پہنچے گی۔کوئی چیز نہیں ہوتی تو ہم اس کے اسباب تلاش کرتے ہیں اور اگر کوئی چیز ہو جاتی ہے تو ہم اس تلاش میں سرگرداں ہو جاتے ہیں کہ کیوں اور کس لیے ہوئی۔ اپنی زندگی میں کچھ ہو' یا قومی زندگی میں کچھ ہو' ہم کو اسباب کی تلاش ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو سارے اسباب کا خود خالق ہے۔اس کو کسی سبب کی ضرورت نہیں ہے۔صرف اس کا کہنا اور ارادہ کرنا اور حکم دینا انسان کو سب کچھ عطا کر دیتا ہے۔اللہ کے خزانے بے حساب ہیں۔ان کی کوئی انتہا نہیں۔ اگر انسان وہ سب کچھ بھی مانگ لے جو وہ مانگنا چاہتا ہے اور جو اس کی انتہائی آرزو اور خواہش ہے حتیٰ کہ دُنیا اور آخرت کی ساری بھلائیاں مانگ لے اور سب کے سب انسان مل کر بھی مانگ لیں اور اللہ تعالیٰ سب دے بھی دے' تب بھی اس کی بادشاہت اور خزانوں میں ذرہ برابر کمی واقع نہیں ہوگی۔ مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اگر کوئی انسان اس کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور اگر کوئی نفع پہنچانا چاہے تو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا۔

حدیث میں آتا ہے: رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ ''قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے''۔ نفع و نقصان کی اُمید تم صرف اللہ سے رکھو۔ یہاں پر اس کی فیاضی اور بخشش کا پہلو ہے۔کوئی ہاتھ ایسا نہ ہو جو آدمی اللہ کے علاوہ کسی اور کے آگے پھیلائے۔اس لیے کہ اللہ

کے علاوہ اور کسی کے پاس کوئی خزانہ نہیں‘ ہر چیز اس کے پاس موجود ہے۔کوئی نگاہ کسی اور کی طرف اس اُمید سے نہ اٹھے کہ اس سے میری کوئی حاجت پوری ہوگی۔ساری حاجتیں پوری کرنے والا اللہ ہے۔ضروریات ہم کو پریشان کرتی ہیں۔اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں‘ اُمیدیں باندھتے ہیں۔

گناہوں کے بارے میں تو فرمادیا ہے کہ: لا ابالی مجھے پروا نہیں۔اسے کوئی پروا نہیں ہے۔ آدمی جتنے بھی گناہ کریں‘ ان گناہوں سے اس کا کوئی نقصان نہیں۔ یہ سوال بھی اکثر لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری نیکی سے کیا فائدہ ہے‘ اور کیوں وہ چاہتا ہے کہ ہم نیک بنیں اور اچھے کام کریں۔فرمایا کہ نیکی سے یا برائی سے اس کے نفع‘ نقصان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے جس کا کوئی سرا بھی انسان کی محدود عقل نہیں پاسکتی۔اگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی ذات کا کیا مقصد ہے؟ اس کو کیا حاصل ہوتا ہے؟ تو یہ آدمی کا ایسے میدان میں اپنی عقل دوڑانا ہے جہاں عقل دوڑنے سے قاصر ہے۔ہمارے لیے کیا مقصد ہے‘ وہ تو واضح ہے کہ آدمی اللہ کی بندگی کی راہ اختیار کرے‘ اس سے ڈرے‘ خوف کھائے‘ زندگی کو اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق چلائے تو اس کو فلاح اور کامیابی حاصل ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں معاشی و مادی وسائل کی خوش خبری سنائی ہے اور آخرت میں بھی جنت کی ساری نعمتیں اس کے لیے تیار ہیں۔یہ اس نے خوب اچھی طرح بتادیا ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے تمھیں کیا نقصان پہنچے گا اور فرمانبرداری کرنے سے تمھیں کیا فائدہ پہنچے گا۔ لیکن انسان کی عقل اس سوال کا احاطہ نہیں کرسکتی اور نہ یہ سوال مخلوق کے کرنے کا ہے کہ خالق کو مجھے بنانے کی کیا ضرورت تھی اور میری نیکی کرنے سے خالق کو کیا ملے گا۔ یہاں انسان خالق کو اپنے درجے پر رکھ کر سوچتا ہے کہ جس طرح مجھے کچھ ملتا ہے تو میں اس کے لیے کام کرتا ہوں اور نقصان سے بچنا چاہتا ہوں۔اسی طرح خالق کو بھی کرنا چاہیے۔اس بارے میں بھی حدیث نے یہ بات واضح کردی ہے کہ اگر سارے کے سارے انسان بھی اتنے نیک ہوجائیں جتنا اللہ کا کوئی نیک بندہ ہے تو اس سے اللہ کی شان میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔اور اگر سارے بندے اللہ کے

خلاف ہو جائیں تو بھی اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اگر اچھے اعمال کریں گے تو اس کا فائدہ عمل کرنے والے کو ہوگا اور اگر برے اعمال ہوں گے تو نقصان بھی عمل کرنے والے کا ہوگا' اللہ کو نہ ہوگا۔

اس کے بعد پھر اللہ نے فرمایا کہ تمھارے اعمال کو میں شمار کر کے رکھتا ہوں۔ جو کچھ بھی پیش آنے والا ہے' خواہ دُنیا میں یا آخرت میں پیش آئے' یہ سارے کا سارا تمھارے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اب آدمی یہ پوچھ سکتا ہے کہ اگر سب اعمال کا نتیجہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے یوں کیوں فرمایا کہ جو آدمی بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو شخص برائی کرے تو اپنے نفس کو ملامت کرے۔ یہ اس نے اس لیے فرمایا کہ عمل کرنے کے لیے اختیار اس نے دیا ہے۔ اچھے اعمال کرنے پر انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر آدمی کو کوئی اختیار حاصل نہ ہوتا اور وہ یہ عمل نہ کرتا تو اس کو یہ انعامات حاصل نہیں ہو سکتے تھے۔ تو اگر یہ انعامات حاصل ہوئے تو یہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے راستے کو کھول دیا ہے۔ زمین پر جو فساد برپا ہوتا ہے' خون ریزی ہوتی ہے' مصائب آتے ہیں تو یہ قوموں کے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں: ھَلْ یُھْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ''تو کیا ظالم لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا''۔ افراد کے لیے دنیا دارالامتحان ہے۔ ان کو زندگی کے بعد' اعمال کی جزا اور سزا ملے گی۔ یہ اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو استعمال کر کے برائی کی راہ پر جانے کا نتیجہ ہے کہ جس کی وجہ سے آدمی کو سزا ملتی ہے۔ اس لیے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے کہ میں نے کیوں ایسا راستہ اختیار کیا۔

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شوکت اور اس کی سخاوت اور عطا کے بے پناہ خزانوں کی پوری تصویر ہمارے سامنے آ جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہم ہر لحاظ سے اس کے محتاج ہیں۔ ہر چیز حتیٰ کہ پانی' اسی کی بدولت ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا۔ اگر ہم غور کریں تو دیکھ سکتے ہیں کہ سمندر سے ہوائیں پانی لے کر آتی ہیں۔ وہ پانی آسمانوں سے برستا ہے۔ اس کے بعد وہ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ آدمی کو پینے کو پانی

ملتا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں ہے جو انسان کے بس اور اختیار میں ہو۔ ہم اگر اس سلسلۂ اسباب کو بھی دیکھیں جس سے غذا ملتی ہے، پانی پہنچتا ہے، پیٹ بھرتا ہے، پیاس بجھتی ہے تو اس سلسلۂ اسباب میں بھی آدمی کے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ ان کا انتظام کر سکتا ہے لیکن وہ ان کو پیدا نہیں کر سکتا۔ پیدا کرنا تو یہ ہے کہ جو چیز موجود نہیں ہے، آدمی اس کو موجود کرے۔ آپ ذہن میں خیال لے آتے ہیں جو کہیں موجود نہیں ہوتا۔ یہ ایک لحاظ سے تخلیق کے عمل سے مشابہہ ہے۔ آپ نے زمین سے کچھ چیزیں لیں، انھی سے کوئی چیز بنائی۔ اسی کے کسی راز کو آپ نے آشکار کر لیا مثلاً ایٹم میں کیا طاقت ہے، پانی سے بجلی کس طرح بنتی ہے، کھیتی کن بیجوں سے زیادہ ہو سکتی ہے، کس کھاد سے فصل زیادہ ہو سکتی ہے وغیرہ۔ ان سب کا علم آپ کو دیا گیا ہے۔ علم کی بنیاد پر آپ ان کو استعمال کرتے ہیں۔ اللہ کے خزانے آپ کے ہاتھ میں آ جاتے ہیں اور انسان کو بہت کچھ مل جاتا ہے۔ لیکن انسان ان میں کسی چیز کی تخلیق بھی اپنے طور پر نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

> ''اے نبی ﷺ! ان سے کہو کبھی تم لوگوں نے غور کیا کہ اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ کے لیے تم پر رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبُود ہے جو تمھیں روشنی لا کر دے، تم سنتے نہیں؟ اِن سے پوچھو! کبھی تم نے سوچا کہ اللہ قیامت تک تمھارے اوپر ہمیشہ کے لیے دن طاری کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبُود ہے جو تمھیں رات لا کر دے تا کہ تم سکون حاصل کر سکو۔ کیا تمھیں سوجھتا نہیں۔ (القصص ۲۸: ۷۱، ۷۲)

قرآن نے اپنے دور کے بادشاہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ مکالمہ نقل کیا ہے کہ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میرا رب تو وہ ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے''۔ تو بادشاہ نے کہا: ''یہ اختیار تو میرے پاس بھی ہے۔ چاہوں تو کسی کی جان بخشی کر دوں۔ حکم دوں تو جلاد تلوار سے گردن اڑا دے۔'' اگرچہ اس کی دلیل میں کوئی وزن نہ تھا۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام

بحث کرتے تو وہ لمبی ہو جاتی۔ انھوں نے کہا: ''اچھا میرا رب سورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ تو اس کو مغرب سے نکال کے دکھا۔ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ تو انکار کرنے والا حیران رہ گیا کہ کیا جواب دوں۔

ظاہر ہے کہ کائنات کی کوئی بھی قوت انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور بھی ہے جسے بعض محدثین نے روایت کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا ہے۔ لیکن اس کا تعلّق پورے مضمون سے بہت گہرا ہے۔ بات یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ:
''يٰعِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظٰلِمُوْا ''
اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اس کو تمھارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

اس پہلے ٹکڑے کا تعلّق ساری حدیث سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو خزانے بخشتا ہے' یعنی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے' پیاسے کو پانی پلاتا ہے' بے لباس کو کپڑے دیتا ہے' گناہ گار کی خطائیں معاف فرماتا ہے اور رات دن وہ اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے بخشش کرتا رہتا ہے' اس میں کہیں ظلم کا شائبہ نہیں۔ اگر وہ دیتا ہے تو اپنی حکمت کے تحت دیتا ہے اور رزق روکتا ہے تو اپنی حکمت کے تحت روکتا ہے۔ اگر گناہ معاف فرماتا ہے تو بھی اپنی حکمت اور بخشش و رحمت کی وجہ سے' گناہوں کی سزا دیتا ہے تو اس میں بھی ظلم کا شائبہ نہیں ہوتا۔ قیامت کے روز بھی اللہ تعالیٰ ذرہ بھر ظلم نہیں فرمائے گا۔

غور کریں تو ایک دوسرا تعلّق بھی ہے اور وہ یہ کہ بندہ جب دوسرں پر ظلم ڈھاتا ہے تو انہی چیزوں کی وجہ سے ڈھاتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ یہ سب میری مٹھی میں ہیں۔ کھانے پینے کے لیے' دُنیا کے مال و دولت کے لیے' عیش و آرام کے لیے' آدمی اپنے حق سے بڑھ کر دوسروں کا حق لینا چاہتا ہے۔ دوسروں کو ان کے حق سے کم دینا چاہتا ہے۔ یہی ظلم ہے۔ جو اللہ کا حق ہے' وہ بھی ادا کرنا نہیں چاہتا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

حقوق العباد بھی ادا نہیں کرتا۔ اس کو شعور نہیں ہے کہ اس کا اپنے رب سے تعلّق کیا ہے اور جن چیزوں کی مدد سے وہ زندگی بسر کر رہا ہے' جو ہوا اس کے جسم میں آ جا رہی ہے' جو غذا اس کی زندگی کی تقویت کا باعث ہے' یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آدمی کو جب یہ پتہ ہے کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے' ایسی صورت میں بندوں پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑی بے حیائی کا کام کیا ہوسکتا ہے۔ اللہ نے تو فرمایا ہے: مجھ سے مانگو' میں تم کو ہدایت بھی دوں گا۔ مجھ سے کھانا' کپڑا' رزق مانگو' سب کچھ دوں گا اور اس کے بعد بھی میرے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ان لوگوں کے پاس لینے کے لیے کیوں جاتے ہو جس کے پاس دینے کو کچھ نہیں۔ وہ کچھ بھی نہیں دے سکتے۔

اللہ نے جہاں بھی اپنے ساتھ تعلّق کا ذکر کیا ہے اور بندوں کو یہ بتایا ہے کہ میرے حق ادا کرو' وہاں پر دوسرے بندوں کے حق کا بھی ذکر کیا ہے۔ اگر سب انسان ظلم چھوڑ کے حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کریں تو انسان کی ساری زندگی امن کا گہوارا بن جائے۔ ایک حدیث میں یہ مضمون بڑی طوالت سے بیان ہوا ہے۔ اس پر ہم کو یقین ہونا چاہیے کہ جو لقمہ اندر پہنچا ہے وہ اللہ کا دیا ہوا ہے' اس کا ہاتھ ہم کو کھلا رہا ہے۔ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح نہیں ہے لیکن اللہ نے اس بات کو کہا ہے کہ اس کا ہاتھ ہے' اس نے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں: " وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى'' ، اور جب تم نے پتھر پھینکے تو تم نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ نے پھینکے۔ اللہ کا ہاتھ ہی کھلاتا پلاتا ہے' دستگیری کرتا ہے۔ جو اللہ کو اپنے قریب پائے' اس کے بارے میں یقین و احساس رکھے' اس کی نیت میں یہ بات موجود رہے' دستر خوان پر بیٹھا ہو تو ذہن میں ہو: اللہ کا ہاتھ ہی کھلاتا پلاتا ہے۔ اور زبان پر ہو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْن. اس کا تعلّق اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلّق ہے۔ صرف زبان سے کلمہ ادا کر لینا تعلّق نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک حرکی (Dynamic) تعلّق ہوتا ہے۔ نفس اور شعور پر چھایا ہوتا ہے۔ دل کے اندر اتر جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ انسان کی آپس میں محبت کی صورت میں نمودار ہوتا ہے

جو ہر ظلم اور زیادتی سے پاک ہوتا ہے۔

ایک حدیث ہے کہ تم سب لوگ گمراہ ہو سوائے ان کے جن کو میں ہدایت دوں۔ مجھ سے ہدایت مانگو، مجھ سے کھانا مانگو، مجھ سے پانی مانگو، مجھ سے کپڑا مانگو۔ جو کچھ مانگو گے سب کچھ دے دوں گا، اور سب مل کر مانگو گے تو بھی میرے پاس کمی نہیں آئے گی۔ مانگنے میں کمی مت کرو۔ یعنی جو مانگنا ہے مانگو، سب کچھ مل سکتا ہے۔ یہاں نہیں ملے گا تو آخرت میں خوان سجے ہوئے آئیں گے۔ آدمی کہے گا: یہ سب کچھ کیا ہے اور مجھے کہاں سے مل رہا ہے۔ کہا جائے گا، تمھاری دُعائیں ہیں جو دنیا میں پوری نہیں ہو سکی تھیں۔ اب یہ سارے تحائف تمھارے لیے موجود ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ کی فیاضی سے فائدہ اُٹھایئے۔ اس کے دربار میں حاضر ہوں، اس کی طرف نگاہ رکھیں، اسی کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔ وہ دینے والا ہر وقت دن و رات کی ہر ساعت میں موجود ہے، سن رہا ہے، دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا فقیر، اپنا محتاج، اپنے سے مانگنے والا بنائے اور اپنے بندوں کے ساتھ عدل، انصاف اور شفقت کا معاملہ کرنے والا بنائے۔ (آمین)

❖ ❖ ❖

جس حدیث کا مطالعہ کیا گیا ہے، اس کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جسے میں نے ہدایت دی پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ تم سب کے سب محتاج اور فقیر ہو۔ مگر جس کو میں نے غنی کیا لہٰذا مجھ سے روزی مانگو میں تمھیں روزی دوں گا اور تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں نے معاف کیا لہٰذا جس کو یہ معلوم ہو گیا کہ میں بخش دینے پر قدرت رکھتا ہوں پس مجھ سے بخشش مانگے۔ میں اس کو بخش دوں گا۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تمھارے پہلے اور پچھلے، تمھارے زندہ اور تمھارے مردہ اور تمھارے تر و خشک سب کے سب بڑا پرہیزگار اور پاک دل لے کر جمع ہو جائیں،

جیسا کہ میرے سب سے بڑے متقی بندہ کا دل ہوتا ہے تو اس سے میرے ملک وسلطنت میں ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ [اسی طرح] اگر تمھارے تمام اگلے پچھلے اور مردے زندے ایک شقی، بدنصیب اور گناہ گار دل لے کر جمع ہو جائیں جیسا کہ شقی اور بدبخت کا دل ہوتا ہے تو میرے ملک وسلطنت میں ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی کمی نہیں ہوسکتی۔ اور اگر تمھارے اگلے پچھلے تمھارے جن وانس، تمھارے مردے زندے اور تمھارے خشک وتر ایک زمین میں جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر انسان دل کھول کر اپنی آرزو ومقصد مانگے اور میں ہر ایک کو جتنا وہ مانگتا ہے دے دوں تو اس سے بھی میرے ملک وبادشاہت میں کچھ کمی نہیں آئے گی مگر اتنی جتنی کہ تم میں کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے پھر اس کو اپنی طرف اٹھائے اور یہ سب اس لیے کہ میں سخی ہوں۔ میں واحد ہوں [یعنی بڑی وسعت وکرم والا ہوں] جو چاہتا ہوں کر گزرتا ہوں۔ میرا دینا کہہ دینا ہے۔ میرا عذاب بھی کہہ دینا ہے میرا اَمر کسی چیز کے لیے یہ ہے کہ جب میں اس کا وجود چاہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

❖ ❖ ❖

ان کتب کا مطالعہ بھی آپ کے لیے مفید ہو گا۔

❖ رب کا پیام ❖ قرآن کا راستہ ❖ کلام نبوی ﷺ کی صحبت میں ❖ چہل احادیث: باہمی حقوق کے بارے میں ❖ روزہ اور رمضان ❖ قیام اللیل ❖ محاسبہ نفس ❖ تقویٰ کی زندگی، کامیابی کی زندگی ❖ قربِ الٰہی کے چند آسان عملی طریقے ❖ رمضان کیسے گزاریں؟ ❖ رمضان المبارک: مستقبل کے لیے روشنی ❖ تصاویرِ قرآنی ❖ نالہ نیم شب ❖ یومیہ اذکار ❖ چالیس احادیث ❖ عروج کا راستہ ❖ ذکرِ الٰہی ❖ قرآن کا اجتماعی مطالعہ ❖ چند تصویریں سیرت ﷺ کے البم سے ❖ رمضان: نیکیوں کا موسم بہار مبارک ہو ❖ اللہ ہی کے ہو کر رہو! ❖ خدمت انسان بندگی رب ❖ زندگی کا حسن: اللہ سے محبت ❖ اجتماعی تقویٰ ❖ خدمتِ خلق ❖ تربیت کی پہلی منزل ❖ عہد وفا و وفائے عہد ❖ قرآن کا پیغام ❖ دعوت کے نشان راہ ❖ شب قدر کی عظمت ❖ دورِ فتن میں راہِ عمل ❖ اپنی تربیت کیسے کریں؟ ❖ تلاوتِ قرآن کے آداب ❖ اخلاق حسنہ ❖ سورۃ الفاتحہ کے درس ❖ دُعا: جنت کی کنجی ❖ ربّ سے ملاقات ❖ کلید البقرہ ❖ جنت کا سفر ❖ دُنیا کی زندگی کی حقیقت ❖ غلطیوں کو معاف کرنا ❖ توبہ کا دروازہ کھلا ہے ❖ حج اور قربانی ❖ اللہ کی قدرت و عظمت ❖ شرک سے پاک اللہ کی بندگی ❖ عدل و انصاف کا قیام ❖ نیکی اور بدی ❖ حسد اور بغض ❖ وعدے کی پابندی ❖ شکر اور صبر ❖ نیت اور عمل ❖ حقیقت زُہد ❖ رزق حلال ❖ امانت داری ❖ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا ❖ حُبّ دُنیا ❖ نماز کیسے بہتر کریں؟ ❖ قرآن کے عجائب ❖ دل کی زندگی: اعمال کا مدار ❖ دین آسان ہے! ❖ آخری سورتوں کے درس ❖ صبر: ایک جامع تصور ❖ احسان کا صحیح اسلامی تصور ❖ رخصت و عزیمت ❖ زندگی کی ترجیحات ❖ قرآن حکیم: مقصد پیغام اور تقاضے ❖ ایک کتابِ انقلاب: تفہیم القرآن ❖ درود اُن ﷺ پر سلام اُن ﷺ پر ❖ کلمہ طیبہ کا پیغام ❖ اسلوبِ دعوت ❖ خطبات رسول ﷺ ❖ رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں ❖ احادیث قدسیہ ❖ محمد ﷺ ❖ اپنی نماز درست کریں ❖ آدابِ رمضان ❖ رب کے در پر ❖ اہلِ تقویٰ کے اوصاف ❖ آیاتِ حجاب و ستر ❖ خواتین اور رمضان ❖ عشرۂ اعتکاف اور شب قدر ❖ دو روزے ❖ روزے کے ۶ آداب ❖ روزہ اور قرآن ❖ کلام نبوی ﷺ کی کرنیں ❖ انفاق فی سبیل اللہ ❖ شب بیداری ❖ رمضان میں کیا کریں؟ ❖ تربیت و تزکیہ ❖ اللہ کا ذکر ❖ اللہ کا ذکر: روح کی زندگی ❖ فجر کے خزانے ❖ اے نیکی کے طلب گار! آگے بڑھ ❖ انسانی رویے ❖ صلوۃ حاجۃ ❖ دعائے قنوتِ نازلہ ❖ رسول اللہ ﷺ کا معیار زندگی ❖ روحِ نماز ❖ استغفار کو اپنا معمول بنایئے ❖ رمضان کے چاند سے عید کے چاند تک ❖ رمضان: نیکی کا موسم ❖ رمضان کے پرہیز ❖ قرآن پر عمل ❖ ۴۰ مختصر مسنون دُعائیں ❖ آیت الکرسی کا مطالعہ ❖ مساجد میں صف بندی ❖ قرآن کی دعوت انقلاب ❖ رمضان کے انعامات ❖ رمضان المبارک کے شب و روز

ہمارا اسلام قبول کرنا

مرتب: خالد حامدی فلاحی

48 نومسلموں کے قبول اسلام کے ایمان افروز واقعات

قیمت: 300 روپے

اقبال روحِ دین کا شناسا

مجاہد اعظم سید علی گیلانی کے قلم سے

شاعر اسلام علامہ اقبال کے پیغام کی دل آویز عکاسی

قیمت: 245 / 350 روپے

خطوطِ مودودی اول

مرتبین

رفیع الدین ہاشمی

سلیم منصور خالد

قیمتی حواشی نے اس مجموعے کو تاریخی دستاویز بنا دیا ہے

جماعت کی ابتدائی تاریخ کی ایک جھلک

خطوط کی عکسی نقل بھی

قیمت: 450 روپے

تذکرۂ زِنداں

پروفیسر خورشید احمد

پاکستان کے پہلے آمر مطلق جنرل ایوب خان کے اس عہدِ ستم کی داستان جب سید مودودیؒ کی قیادت میں قافلہ سخت جاں پابند سلاسل کر دیا گیا۔

قیمت: 320 / 450 روپے

منشورات

8-E، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790

042-35252210 - 35252211

042-35252194

SMS ur Address:
0332-003 4909, 0320-543 4909

manshurat@gmail.com / @hotmail.com

www.facebook/manshurat www.pinterest.com/manshurat

دعوت سیٹ

اسلام کے پیغام کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے

13/-

10/-

13/-

8/-

10/-

12/-

10/-

10/-

13/-

10/-

۱۰ کتابچوں کا دعوت سیٹ

- صفحات : 256
- قیمت : 110 روپے

خوبصورت پیکنگ میں

۱۰ سیٹ، ۱۱۰۰ کے بجائے، ۷۴۰ روپے

۵۰ سیٹ، ۵۵۰۰ کے بجائے، ۳۳۰۰ روپے

نوٹ: ۱۰ کتابچے الگ بھی دستیاب ہیں
دیگر کتب و کتابچوں کے لیے رابطہ کریں

منشورات

8-E، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790

042-35252210 - 35252211

042-35252194

SMS ur Address:
0332-003 4909, 0320-543 4909

manshurat@gmail.com / @hotmail.com

www.facebook/manshurat www.pinterest.com/manshurat

ایک شخص، ایک تحریک، ایک عہد

جس نے اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے

عالم عرب کو جھنجھوڑا اور عالم اسلام کو پکارا

ایک نئی تاریخ بلکہ حقیقی تاریخ اپنے لہو سے رقم کی

اس تاریخ کی پرتیں دیکھیے، زیر نظر کتاب میں

حسن البنا شہیدؒ

ایک مطالعہ

اہل خانہ، دوستوں، ساتھیوں اور مغربیوں،

کے تاثرات، مکالمات، مشاہدات، اور اس عہد کے لمحات کا پیغام

روشن ضمیروں کو روشن تر کرتا ہے اور نشانِ منزل کی نشان دہی کرتا ہے۔

۱۳۵ اہل نظر کی ۴۰ سدا بہار تحریریں

صفحات ۵۶۰ قیمت غیر مجلد ۲۸۰ روپے مجلد ۳۵۰ روپے

منشورات

manshurat@hotmail.com

آپ کی لائبریری کے لیے منشورات کی کتب

قرآن پر عمل سے
خواتین کے معاشرتی مسائل کا حل:
منفرد تجربے، خواتین کی اپنی زبانی

سمیہ رمضان

۵۵ صحابہؓ کی
زندگیوں کے
ایمان افروز واقعات

خالد محمد خالد

48 نومسلموں کے
قبول اسلام کے ایمان افروز واقعات

مرتب
خالد حامدی فلاحی

اخوان المسلمون کی ۱۶ مجاہد خواتین جنھوں نے ایک نئی تاریخ رقم کی۔
عصر حاضر میں غلبہ دین کے لیے کام کرنے والی ہر اسلامی تحریک سے
وابستہ ہر فرد کے لیے ایک رہنما کتاب ـــــــ ہر گھر کی ضرورت

مریم السید ہنداوی

اخوان المسلمون کے رہنما
حسن البناء شہید کی داستان حیات
جو داعیان حق کے لیے راہِ عمل ہے

ڈاکٹر اختر حسین عزمی

مُراد کرناز کی رودادِ اسیری
عبرت ناک ـــــــ لرزہ خیز
تقریظات
الطاف حسن قریشی، اوریا مقبول جان، عظیم سرور

مُراد کرناز

پاکستان کے پہلے آمر مطلق جنرل ایوب خان کے اس
عہدِ ستم کی داستان جب سید مودودیؒ کی قیادت میں قافلہ
سخت جاں پابند سلاسل کر دیا گیا۔

پروفیسر خورشید احمد

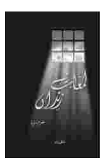

خُرّم مُرادؒ
کے ان خطوط کا مجموعہ جو انھوں نے
ایام اسیری میں ڈھاکہ جیل سے تحریر کیے
ہر تحریک کے ہر کارکن کے لیے قیمتی یادداشتیں

خُرّم مُرادؒ

مسلم اُمّہ اور وطن عزیز کے سلگتے مسائل
حکمرانوں کی بے حسی اور کم ہمتی کا ذکر
صغیر قمر کے دل نشیں انداز میں

صغیر قمر

8-E، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790
042-35252210 - 35252211
042-35252194
SMS ur Address:
0332-003 4909, 0320-543 4909
manshurat@gmail.com / @hotmail.com

www.pinterest.com/manshurat
www.facebook/manshurat

منشورات